سورة مریم

آیات ۸۳ - ۹۸

أَلَمْ تَرَ أَنَّآ أَرْسَلْنَا ٱلشَّيَٰطِينَ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ ٱلْمُتَّقِينَ إِلَى ٱلرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾
وَنَسُوقُ ٱلْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَّا يَمْلِكُونَ ٱلشَّفَٰعَةَ إِلَّا مَنِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾
وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا إِدًّا ﴿٨٩﴾
تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ ٱلْأَرْضُ وَتَخِرُّ ٱلْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾
أَن دَعَوْا۟ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنۢبَغِى لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾
إِن كُلُّ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ إِلَّآ ءَاتِى ٱلرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾
لَّقَدْ أَحْصَىٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ ءَاتِيهِ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾
إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ ٱلرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾
فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾
وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ ۖ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًۢا ﴿٩٨﴾

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

مکیة

آیات 98

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید- ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ و پرہیزگاری، صبر و شکر، نماز و اعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصہ ٔ زکریا و یحییٰ (یحییٰ کی معجزانہ ولادت) بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 16 تا 40
قصہ ٔ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصہ ٔ ابراہیم علیہ السلام (بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 51 تا 53
قصہ ٔ موسیٰ و ہارون

آیات 54 تا 55
قصہ ٔ اسماعیل علیہ السلام

آیات 56 تا 58
قصہ ٔ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں ان کے ناخلف جانشین

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾

اَلَمْ تَرَ - کیا نہیں آپ نے

اَ : ہمزہ استفہامیہ

رَاٰی یَرٰی ، رُؤْیَةٌ : دیکھنا

اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا - کہ بیشک ہم نے بھیجا

اَرْسَلَ : بھیجنا

یہاں اَرْسَلْنَا ، تسلیط (تسلط) کے معنی میں بھیجنا

الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ - شیطانوں کو کافروں پر

تَؤُزُّهُمْ اَزًّا - وہ اکساتے ہیں ان کو جیسے اکسانے کا حق ہے

(ا ز ز)

اَزَّ یَؤُزُّ ، اَزًّا : ابھارنا، اکسانا

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ - پس نہ جلدی کریں آپ ان پر

عَجَلَ یَعْجِلُ ، عَجَلًا : جلدی کرنا

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ - ہم تو بس گن رہے ہے (دن) ان کے لیے

عَدَّ یَعُدُّ ، عَدًّا : گننا، شمار کرنا

عَدًّا - جیسے گننے کا حق ہے

عَدًّا : (مصدر) - گننا

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ - جس دن ہم اکٹھا کریں گے پرہیزگاروں کو

حَشَرَ یَحْشُرُ ، حَشْرًا : اکٹھا کرنا، جمع کرنا

اردو میں: حشر، محشر، حشرات

اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۙ‏ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا ‌ۘ‏ ﴿۸۶﴾ لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ‌ۘ‏ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ؕ‏ ﴿۸۸﴾ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـــًٔا اِدًّا ۙ‏ ﴿۸۹﴾

اِلَى الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا - رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر

وَفَدَ يَفِدُ ، وَفْدًا.. کہیں عزت و احترام کے ساتھ جانا

وَفْدًا : (مصدر)، قاصد، مہمان

وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ - اور ہم ہانک کر لے جائیں گے مجرموں کو

سَاقَ يَسُوْقُ ، سَوْقًا : جانوروں کو ہانکنا

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرۡدًا - جہنم کی طرف پیاسے

وِرْدًا : وَارِدٌ کی جمع، پانی پر پہنچنے والے (پیاسے)

لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ- نہیں وہ اختیار رکھیں گے سفارش کرنے کا

مَلَكَ يَمْلِكُ ، مِلْكًا: مالک ہونا، حکومت کرنا، اختیار رکھنا

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ - مگر جس نے لیا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : پکڑنا، بنانا، لینا (VIII)

عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا - رحمان کے ہاں سے کوئی عہد

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا - اور انہوں نے کہا بنائی ہے رحمان نے اولاد

وَلَد : اولاد (واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لیے آتا ہے

لَقَدۡ جِئۡتُمۡ - بلاشبہ یقیناً تم آئے ہو

جَآءَ يَجِيْٓءُ ، مَجِيْٓءٌ : آنا، لانا

شَيۡـــًٔا اِدًّا - ایک بہت بڑی ہولناک بات کو

اِدًّا : اچھنبا، بھاری بوجھ، نازیبا اور ناپسندیدہ بات
ایسی نہایت ناپسندیدہ بات جس سے ہنگامہ بپا ہو جائے

أَلَمْ تَرَ أَنَّآ أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ
الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٨٩﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے اِن منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو اِنہیں خُوب خُوب (مخالفتِ حق پر) اکسا رہے ہیں؟ اچھا، تو اب اِن پر نزول عذاب کے لیے بیتاب نہ ہو ہم اِن کے دن گن رہے ہیں. وہ دن آنے والا ہے جب متقی لوگوں کو ہم مہمانوں کی طرح رحمان کے حضور پیش کریں گے. اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے

اُس وقت لوگ کوئی سفارش لانے پر قادر نہ ہوں گے بجز اُس کے جس نے رحمان کے حضور سے پروانہ حاصل کرلیا ہو. وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے. سخت بیہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو

Do you not see that We have sent devils upon the unbelievers who greatly incite them (to oppose the Truth)? Therefore, do not hasten (in seeking a scourge against them). We are counting their days. The Day shall soon come when We shall bring together the God-fearing to the Most Compassionate Lord, as honored guests; and We shall drive the guilty ones to Hell as a thirsty herd. On that Day none will have the power to intercede for them except those who received a sanction from the Most Compassionate Lord. They claim: "The Most Compassionate Lord has taken a son to Himself." Surely you have made a monstrous statement.

محمد اقبال

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾

اللہ کی ایک سنت

- یہ آیات اس وقت نازل ہوئی ہیں جب حق و باطل میں کشمکش اپنے عروج کو چھو رہی تھی۔ کفار ہر ممکن طریقے سے دعوت اسلامی کا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے اور آئے دن مخالفت اور اذیت کے نئے سے نئے طریقے ایجاد کیے جا رہے تھے۔ ایسے میں نبی کریم ﷺ اور مظلوم مسلمانوں کی نگاہیں بار بار آسمانوں کی طرف اٹھتی تھیں اور وہ اپنی بے بسی کے حوالے سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت و رحمت کے منتظر تھے
- یہاں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ حق و باطل کی کشمکش میں ایسے حالات غیر متوقع نہیں۔ اللہ کا قانون یہی رہا ہے کہ جب لوگ رسول کی مخالفت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں، تو اللہ انھیں فوراً نہیں روکتا بلکہ ان کی مخالفت کو بڑھنے دیتا ہے اور ہدایت کے دروازے ان پر بند کر دیتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ زخرف (آیت ۳۶) میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص رحمٰن کے ذکر سے منہ موڑتا ہے، اللہ اس پر شیطان مسلط کر دیتا ہے۔ چنانچہ ان معاندین پر شیاطین چھوڑ دیے گئے ہیں، جو انھیں اسلام دشمنی میں اور بھڑکاتے ہیں تاکہ ان پر حجت تمام ہو جائے
- آپ ﷺ سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ان مخالفین کے خلاف جو فیصلہ ہونے والا ہے آپ ﷺ اس میں جلدی نہ کریں۔ آپ تسکین اور اطمینان رکھیں کیونکہ ان کی مخالفت جتنی شدت اختیار کرتی جا رہی ہے اتنی ہی وہ اپنی مصیبت کو قریب لا رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو شاید ہراساں کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور وہ دعوت اسلامی کا کام چھوڑ دیں گے، لیکن انھیں یہ معلوم نہیں کہ ان کی یہ حرکتیں ان کی بربادی کو ان کے قریب کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے مزید کہا جا رہا ہے کہ ہم ان کے ایک ایک لمحے کو شمار کر رہے ہیں۔ گھڑی کی سوئی اپنے آخری نقطہ پر پہنچنے والی ہے۔ پس جیسے ہی ان کی مہلت عمل ختم ہو گی، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ان پر مسلط ہو جائے گا اور وہ اپنی مخالفت اور اسلام دشمنی کی پاداش میں اپنے بدترین انجام کو پہنچ جائیں گے۔

اللہ کا استخفافِ نعمت کا قانون- (The Divine Law of Disregarding Blessings)

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کی ناقدری کی طرح جب مسلمان اسلام کی نعمت کی ناقدری کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا قانون حرکت میں آتا ہے۔ جب مسلمانوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اللہ کے قانون کو نافذ کریں لیکن وہ اسے زندگی سے نکالنے لگتے ہیں تو ابتدا میں تنبیہات کی جاتی ہیں، لیکن اصلاح نہ ہونے پر اکثریت کو اسلام کے اصل تصور سے بیگانہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اسلام کو فرسودہ سمجھنے لگتے ہیں اور اہلِ علم کی کاوشیں بے اثر ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے مجبور مسلمانوں پر کرم فرمایا اور پاکستان جیسی نعمت عطا کی، انھیں ایک منہ زور اکثریت سے محفوظ رکھا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کے باوجود یہ ملک "لا الہ الا اللہ" کے نعرے پر قائم ہوا، اور لیڈروں کے اس وعدے کو قبول کیا گیا کہ پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنایا جائے گا تاکہ دنیا اسلام کی طرف راغب ہو۔

لیکن پاکستان بنتے ہی ان وعدوں کو فراموش کر دیا گیا اور آہستہ آہستہ ہر ادارہ اسلام سے آزاد ہوتا گیا۔ آج ملک کی اکثریت اسلامی قانون کو اہم نہیں سمجھتی، تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل اسے بے وقت کی بات سمجھتے ہیں۔ اگرچہ کچھ مخلص لوگ آج بھی دین کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں، لیکن لگتا ہے کہ اللہ کا قانون نافذ ہو چکا ہے اور شیاطین کو اکثریت پر مسلط کر دیا گیا ہے، اسی وجہ سے دینی کاوشوں کا ان پر اثر نہیں ہو رہا۔

اللہ کرے یہ احساس غلط ہو اور ہمیں ایسی آزمائش سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿٨٩﴾

قیامت کے روز مومنوں اور کفار سے ہونے والا سلوک

- اللہ سے ڈرنے والے، اطاعت گزار اور قربانیاں دینے والے اہل ایمان دنیا میں کفار کے ظلم، غربت اور طعنوں کا نشانہ بنے۔ ان کی عزت نفس پامال کی گئی۔ لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں بادشاہوں کے معزز مہمانوں کی طرح عزت دے گا، ایسی عزت جس کا تصور دنیا میں ممکن نہیں۔
- اس کے بر عکس، دنیا کی عزتوں پر فخر کرنے والے کفار کو فرشتے جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ اور ان کی حالت ایک پیاسے اونٹ کی ہو گی جو پیاس سے بیتاب ہو کر پانی کی طرف دیوانہ وار بڑھتا ہے لیکن بجائے پانی ملنے کے جہنم کی آگ ان کا استقبال کرے گی
- ان کے شفعاء ان کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ سفارش صرف اسی کے حق میں ہوسکے گی جس نے رحمان سے پروانہ حاصل کر لیا ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا میں ایمان لا کر خدا سے کچھ تعلق جوڑ کر اپنے آپ کو خدا کے عفو و درگزر کا مستحق بنا لیا ہو۔ اور یہ بات کہ سفارش وہی کر سکے گا جس کو پروانہ ملا ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے جن جن کو اپنا شفیع اور سفارشی سمجھ لیا ہے وہ سفارشیں کرنے کے مجاز نہ ہوں گے بلکہ خدا خود جس کو اجازت دے گا وہی شفاعت کے لیئے زبان کھول سکے گا۔
- انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ ان باتوں سے پہلو تہی کرتا ہے جو اس کی زندگی میں نیکی، ایثار اور قربانی لاتی ہیں، کیونکہ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلنا چاہتا ہے۔ جب بھی اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی دعوت دی گئی، انسان نے صاف انکار کی بجائے درمیانی راہ اپنائی تاکہ دین کی صداقتوں سے بھی مکمل منہ نہ موڑے اور نفسانی خواہشات بھی پوری ہوتی رہیں۔
- اسی کمزوری کے باعث انسان نے باطل شفاعت یا اللہ کے لیے اولاد کا تصور گھڑ لیا تاکہ اللہ کی باز پرس سے بچ سکے۔ یہود، نصاریٰ اور مشرکین عرب نے اسی سوچ کے تحت عزیر، عیسیٰ اور فرشتوں کو اللہ کی اولاد قرار دیا۔ جس کے بار میں اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی مہلک اور سنگین بات کے مرتکب ہوئے ہیں کہ اللہ کو یہ ہر گز گوارا نہیں کہ کسی کو اس کا کفو اور ہمسر قرار دیا جائے

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ - قریب ہیں (کہ) آسمان

كَادَ يَكَادُ ، كَوْدًا : قریب ہونا

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ - پھٹ پڑیں اس (بات) سے

(ف ط ر) تَفَطَّرَ يَتَفَطَّرُ ، تَفَطُّرٌ : پھٹ جانا (V)

وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ - اور زمین شق ہو جائے

(ش ق ق) اِنْشَقَّ يَنْشَقُّ ، اِنْشِقَاقٌ : شق ہونا (VII)

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا - اور گر پڑیں پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر۔

خَرَّ يَخِرُّ ، خَرًّا : گر جانا

جِبَال : جَبَلٌ کی جمع (پہاڑ)

هَدَّ يَهُدُّ ، هَدًّا : توڑنا، گرانا، ڈھانا، تباہ کرنا، زمین بوس کرنا

هَدًّا : (مصدر) گرایا جانا، گرانا، تباہی

اردو میں: انہدام، منہدم، ہدم

اَنْ دَعَوْا - (اس بات پر) کہ انہوں نے دعویٰ کیا ہے

دَعَا يَدْعُوْ ، دُعَآءٌ : پکارنا، دعویٰ کرنا

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا - رحمان کے لیے اولاد کا

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ - حالانکہ نہیں ہے لائق رحمٰن کے لیے

(ب غ ي)

اِنْۢبَغٰى يَنْۢبَغِيْ ، اِنْۢبِغَآءٌ (VII)
لائق ہونا، زیبا ہونا

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا - کہ وہ بنائے کوئی اولاد

اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ؕ﴿۹۳﴾ لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ؕ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

اِنۡ كُلُّ مَنۡ - نہیں ہے ہر ایک جو

فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - آسمانوں اور زمین میں ہے

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيانًا : آنا، پہنچنا

اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ - مگر (وہ) آنے والا ہے رحمان کے پاس

آتِي : آنے والا (اسم فاعل)

عَبۡدًا - غلام (عبد) بن کر

عَبْدًا : بندہ، غلام

(ح ص ي)

اَحْصٰى يُحْصِىْ ، اِحْصَآءٌ : گننا، شمار کرنا، گھیرنا

لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ - بلاشبہ یقیناً اس نے گھیر رکھا ہے ان کو

(۱۷) ابتدائی دور میں - جب عربوں میں کاغذ، قلم، اور ریاضیاتی نظام نہ تھا لوگ گنتی یا حساب کے لیے کنکریاں استعمال کرتے تھے

حَصًى : چھوٹے کنکر، بجری، یا گول پتھر

اَحْصٰى : اس میں گننا، ریکارڈ رکھنا، یاد رکھنا اور پورا علم رکھنا شامل

وَعَدَّهُمۡ عَدًّا - اور گن رکھا ہے انہیں جیسا گنتے ہیں

وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ - اور ان میں ہر ایک آنے والا ہے اس کے پاس

آتِي : آنے والا (اسم فاعل)

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا - قیامت کے دن اکیلا

فَرْدًا : اکیلا، تنہا (اس کی جمع فُرَادٰى)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
ؕ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؕ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾

قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا!

رحمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ زمین اور آسمان کے اندر جو بھی ہیں سب اس کے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں، سب پر وہ محیط ہے اور اس نے اُن کو شمار کر رکھا ہے

سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے

It is such a monstrosity that heavens might well-nigh burst forth at it, the earth might be cleaved, and the mountains fall at their ascribing a son to the Most Compassionate Lord. It does not befit the Most Compassionate Lord that He should take a son. There is no one in the heavens and the earth but he shall come to the Most Compassionate Lord as His servant. Verily He encompasses them and has counted them all. On the Day of Resurrection each one of these will come to Him singly.

محمد اقبال

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝٩٠ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩١ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٢ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝٩٣

شرک کی ہولناکی کا تصور

- اللہ تعالیٰ سے اولاد کی نسبت انتہائی سنگین، مکروہ اور بے ہودہ بات ہے۔ انسان کو شاید اس کی شدت کا اندازہ نہ ہو، لیکن پوری کائنات اس پر لرز اٹھتی ہے۔
- یہ اتنی سنگین بات ہے کہ اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو آسمان پھٹ جاتے، زمین شق ہو جاتی، پہاڑ دھماکے سے گر جاتے۔ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے رکا ہوا ہے۔ اور یہ کوئی مجازی اندازِ بیان (Figurative/Metaphorical expression) نہیں ہے بلکہ قرآن وسنت سے واضح ہوتا ہے کہ جمادات بھی اللہ کے خوف سے اثر لیتے ہیں۔
- یعنی یہ جمادات بھی جس پروردگار کو وہ خالق کائنات، مالک ارض و سما اور مدبر کائنات سمجھتے ہیں اس کے بارے میں وہ یہ ہرزہ سرائی گوارا نہیں کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد بھی ہے
- اللہ کے لیے اولاد یا شریک کا تصور اس کی غیرتِ الوہیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اس کی یکتائی (توحید) کو بٹہ لگانا ہے
- آخر اس کو ضرورت کیا پڑی ہے کہ وہ اپنے لیے اولاد بنائے ! نہ اس کو اپنے کاموں میں کسی شریک و معاون کی ضرورت ہے نہ اپنی املاک و جائداد کے لیے کسی وارثو والی کی، نہ اپنی نام زندہ رکھنے کے لیے وہ کسی کا محتاج ہے، نہ اسے بڑھاپے کا کوئی سہارا مطلوب ہے، وہ اپنی ذات میں غنی اور بے نیاز ہے تو آخر وہ اولاد کس مقصد کے لیے بنائے گا۔
- **ان آیات میں بار بار "رحمٰن" کا ذکر:** اس لیے کیا گیا کہ عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ کی تردید کی جائے۔ اللہ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ انسانوں کی بخشش کے لیے کسی "بیٹے کی قربانی" کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عدل دونوں صفات انسان کی نجات کے لیے کافی ہیں۔

لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَ كُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿۹۵﴾

بد گمانی کا ازالہ

- کفار اور مشرکین کی بے بسی کو واضح کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ جب کفار کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور لایا جائے گا تو یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ بے ہنگم بھیڑ کی شکل میں لائے جائیں گے اور اس بات کا کوئی امکان ہوگا کہ ان میں سے کوئی اگر کھسکنا یا بھاگنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، نہیں۔ ان میں سے ہر شخص پوری طرح اللہ تعالیٰ کے حصار میں ہوگا۔ اس نے سب کا احاطہ کر رکھا ہوگا، کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہو سکے اور سب کو شمار کرکے لایا جائے گا اور ان کی نگرانی اتنی مکمل ہوگی کہ شمار و قطار میں کوئی کمی نہیں آسکے گی
- مزید یہ کہ آج جبکہ یہ اپنے جتھے بنائے بیٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اپنے جتھوں سمیت اٹھائے جائیں گے، ہرگز نہیں، یہ ہمارے حضور یکہ و تنہا لائے جائیں گے۔ نہ ان کی اولاد ان کے ساتھ ہوگی، نہ ان کے اعوان و انصار ان کے ہمراہ ہوں گے
- اس دن ہر فرد کا محاسبہ ذاتی حیثیت میں ہوگا۔ نہ ماں باپ ساتھ ہوں گے، نہ بہن بھائی۔ نہ شوہر کے ساتھ بیوی اور نہ بیوی کے ساتھ شوہر۔ نہ کوئی حمایتی، نہ مددگار، نہ کوئی سفارشی۔ ہر طرف نفسی نفسی کا شور ہوگا، ہر شخص کو فکر ہوگی تو صرف اپنی جان کی
- وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ (6:94) - (اور اللہ فرمائے گا) "لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہوگئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا،
- وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا (19:80) - جس سر و سامان اور لاؤ لشکر کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائے گا اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہوگا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور انہوں نے عمل کیے نیک

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ - عنقریب رحمان (پیدا) کردے گا

سَ : عنقریب

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلًا : بنانا، پیدا کرنا

وُدًّا - مؤدت (محبت)

(و د د)

(محبت، دوستی، خلوص، دل میں کسی کے لیے قربت ورغبت رکھنا)

(وَدَّ يَوَدُّ ، وُدًّا)

وُدّاً : مصدر (verbal noun) سچی، نرم، خاموش محبت (جو دل میں ہو، زبان پر نہ ہو)

یہاں "وُدًّا" محبت کی اس قسم کی طرف اشارہ ہے جو اللہ لوگوں کے دلوں میں اپنے نیک بندوں کے لیے خود ڈال دیتا ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ - پس یقیناً ہم نے آسان کر دیا اسے

يَسَّرَ يُيَسِّرُ ، تَيْسِيْرًا : آسان کرنا (II)

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ - آپ کی زبان میں تاکہ آپ خوشخبری دیں

لِسَان : زبان- اس کا اطلاق جسمانی عضو (Tongue) پر بھی اور زبان (Language) پر بھی

بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيْرٌ : بشارت دینا (II)

بِهِ الْمُتَّقِيْنَ - اس کے ساتھ پرہیزگاروں کو

"مودّت "اور " محض محبت "میں فرق

پہلو	محبت (عام)	مودّت (قرآنی)
نوعیت	جذباتی یا وقتی ہو سکتی ہے	خالص، باوقار، مستقل
بنیاد	کشش، خواہش	خیر خواہی، خلوص
مقام	زبان و عمل	دل و عمل، مستقل تعلق
رشتہ	کسی بھی دو افراد	قرآن نے اسے **نکاح** کے رشتے سے خاص کیا

وَ تُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾

وَ تُنۡذِرَ بِهٖ - اور آپ ڈرائیں اس کے ساتھ

اَنْذَرَ يُنْذِرُ ، اِنْذَارٌ : خبردار کرنا، ڈرانا

قَوۡمًا لُّدًّا - جھگڑالو قوم کو

لُدًّا : جھگڑالو، ہٹ دھرم

أَلَدُّ الخصام : سخت جھگڑالو، ضدی اور باطل پر اڑنے والا

قَوْمًا لُدًّا : سخت جھگڑالو، ضدی اور حق کو نہ ماننے والی قوم

وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا - اور کتنی ہی ہم نے ہلاک کر دیں

قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ - ان سے پہلے قومیں

هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ - کیا آپ محسوس کرتے (دیکھتے) ہیں ان میں سے

اَحَسَّ يُحِسُّ ، اِحْسَاسًا: محسوس کرنا

(IV)

مِّنۡ اَحَدٍ - کسی ایک کو

اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ - یا آپ سنتے ہیں ان کی

رِكۡزًا - کوئی آہٹ

رَكَزَ يَرْكُزُ، رَكْزًا : کسی چیز کو ٹھونک کر گاڑ دینا یا کسی چیز کو دبا دینا/ چھپا دینا)

رِكْز : وہ آواز جو دبی ہوئی ہو (آہٹ، سرسراہٹ، کھسر پھسر)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا
لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ ۖ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

یقیناً جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں عنقریب رحمان اُن کے لیے دلوں میں محبت پیدا کر دے گا

پس اے محمدؐ، اِس کلام کو ہم نے آسان کر کے تمہاری زبان میں اسی لیے نازل کیا ہے کہ تم پرہیز گاروں کو خوشخبری دے دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈرا دو

ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، پھر آج کہیں تم ان کا نشان پاتے ہو یا اُن کی بھنک بھی کہیں سنائی دیتی ہے؟

Indeed, the Most Compassionate Lord will soon create enduring love for those who believe and do righteous works. Therefore, We have revealed the Qur'an in your tongue and made it easy to understand that you may give glad tidings to the God-fearing and warn a contentious people.

How numerous are the peoples that We destroyed before them! Do you now perceive any one of them, or hear even their whisper?

محمد اقبال

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

قرآنی پیش گوئی: مظلوموں کی دنیوی واُخروی سرفرازی

- اب یہ ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو اس کسمپرسی اور نفسی نفسی کی حالت سے محفوظ ہوں گے۔ فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جنہوں نے ایمان و عمل صالح کی زندگی گزاری ہوگی ان کے لیے خدائے رحمان ہر طرف مہر و محبت کی فضا پیدا کردے گا۔ آیت کریمہ کی وضاحت دو حوالوں سے کی جاسکتی ہے۔
- **پہلا حوالہ** - مشرکینِ مکہ مسلمانوں کی معاشی و معاشرتی کمزوری کا مذاق اڑاتے تھے، مسلمانوں کے فقر، بوسیدہ لباس اور بے بسی کو طنز کا نشانہ بنایا جاتا، قرآن جواب دیتا ہے: یہ حالت عارضی ہے، ان کے اخلاق و کردار جلد لوگوں کے دل جیت لیں گے۔
- بعد میں بالکل ایسا ہی ہوا۔ صحابہؓ کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا، حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ساتھ عمرہ کرنے والوں کی تعداد پندرہ سو تھی جب کہ حتیٰ کہ حجۃ الوداع میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان شریک تھے۔ یہ قرآن کی اس پیشگوئی کی تعبیر کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے ایسی مہر و محبت پیدا کی کہ وہ جدھر بھی گئے لوگوں نے ان کے سامنے آنکھیں بچھائیں
- **دوسرا حوالہ** - کافر آج مسلمانوں کی کسمپرسی اور بے بسی پر پھولے نہیں سماتے لیکن بہت جلد اس دنیا کی صف لپیٹ دیئے جانے کے بعد سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے تو یہ آج کے کافر اس وقت مسلمانوں کی عزت اور مقام دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ مسلمانوں کا جنت میں شاندار استقبال ہوگا: سلام، مبارکباد، عزت افزائی۔ یہ وہی لوگ ہوں گے جنہیں دنیا میں حقیر سمجھا گیا۔ یہ آیت کریمہ مسلمانوں کی دنیوی و اُخروی عزت و عظمت کی پیش گوئی اور ان کے لیے تسلی کا سامان ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ وَ تُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾

قرآن کی تیسیر کا مفہوم

- پہلی آیت کریمہ میں پہلی بات یہ فرمائی گئی ہے کہ ہم نے اس قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ شاید قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے کسی غور و تدبر کی ضرورت نہیں۔
- آسانی کا تعلق پیچیدگی سے پاک اسلوب سے ہے۔ یعنی اس میں وہ پیچیدگیاں نہیں رکھیں جو عام طور پر ایسی کتاب میں ہو سکتی ہیں جس کا موضوع انسان ہو اور جو انسان کو ایک ضابطہ حیات مہیا کر رہی ہو اور انسان کی قانونی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ اس کی نفسیاتی، معاملاتی، اخلاقی، تمدنی، تہذیبی، بشری مادی، روحانی اور اخروی غرضیکہ انسان کی ہر ضرورت کو زیر بحث لاتی، محاکمہ کرتی اور حرف آخر کہتی ہو۔
- قرآن انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں (قانونی، اخلاقی، تمدنی، نفسیاتی، اخروی) کو جامع انداز میں بیان کرتا ہے — مگر دلنشیں، فطری اور اپنائیت بھرے انداز میں۔ بے شک بعض علمی مباحث اہلِ علم کے لیے ہیں، لیکن عام لوگوں کو ان کا مکلّف نہیں بنایا گیا۔
- "تیسیر" کا مطلب صرف آسان بنا دینا نہیں، بلکہ کسی چیز کو اس کے مقصد کے لحاظ سے موزوں، سازگار اور مؤثر انداز میں ترتیب دینا ہے۔ قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا گیا تاکہ نبی کریم ﷺ اور عرب مخاطبین اسے بہتر طور پر سمجھ اور سمجھا سکیں۔
- عرب مشرکین اپنی ضد، جہالت اور تعصب کی وجہ سے قرآن اور آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ تو آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ کا کام صرف اللہ سے ڈرنے والوں کو خوشخبری دینا اور ضدی، جھگڑالو مخالفین کو خبردار کرنا ہے، ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

منکرین کے انجام پر سابقہ امتوں سے استشہاد

- نبی کریم ﷺ کو تسلی کہ آپؐ کا کام تبشیر و انذار ہے: ہدایت دینا نہیں، جو لوگ آپ کی بات نہیں سنیں گے، وہ اپنا انجام خود دیکھیں گے۔
- صبر کرنے والے اہل ایمان کے لیے بھی خوشخبری: جو لوگ آپ ﷺ کی دعوت قبول کر کے صبر سے راہِ حق پر قائم رہتے ہیں، ان کے لیے قرآن کی بشارتیں ہیں (ان کے لیے تلقین بھی کہ انکار کرنے والوں سے دل گرفتہ نہ ہوں)
- جو لوگ آپ کی ہمدردی اور اخلاص کو رد کرتے ہیں، ان کے رویے سے پریشان نہ ہوں۔ ایسے لوگ ہر دور میں رہے ہیں، ہمیشہ کچھ لوگ حق پر ہوتے ہیں اور کچھ اس کے دشمن؛ انکار کرنے والوں کی روایت نئی نہیں۔
- یہ سورت ایک سوال پر ختم ہوتی ہے اور انسان کو دعوتِ فکر دیتی ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لے اور ہلاکت سے بچنے کے لیے تاریخ سے عبرت حاصل کرے (شرک سے بچ کر توحید اختیار کرے)
- پچھلی قوموں کی ہلاکتیں عبرت ہیں: ماضی کی فتنہ پرور قومیں تباہ ہو چکیں، آج ان کا نشان بھی باقی نہیں، یہ منکرین (مکہ) بھی اسی انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں، لیکن ان میں بھی عبرت حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں۔
- ان لوگوں کو ان کے انجام کے سپرد کر دیں، یہ اس تکذیب کی پاداش میں بے نام و نشان ہونے والے ہیں۔ یہ تاریخ کا وہی دہرایا جانے والا سبق ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۸۳ - ۹۸ (رکوع 6)

اللہ کی سنت اوت آپ ﷺ کو تلقین و تسلی:

جب باطل کی مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ فوراً گرفت نہیں کرتا بلکہ ان پر شیطان چھوڑ دیتا ہے تاکہ حجت تمام ہو۔

نبی ﷺ کو تسلی دی گئی کہ جلد بازی نہ کریں؛ باطل کی بڑھتی مخالفت وقتی ہے، اللہ ہر لمحہ شمار کر رہا ہے ان کی مخالفت ہی ان کی ہلاکت کو قریب کر رہی ہے۔ آپ ﷺ صبر سے دعوت جاری رکھیں کیونکہ انجام کار کامیابی حق کے ماننے والوں ہی کی ہو گی

قیامت کا دن —مومن اور منکر:

اہل ایمان: دنیا میں مظلوم، لیکن قیامت کے دن بادشاہوں کے مہمان کی طرح عزت دی جائے گی۔

کفار: اکیلے اللہ کے سامنے پیش ہوں گے، نہ شفیع، نہ ساتھی۔ جہنم ان کی منتظر ہو گی۔

شفاعت صرف اسی کو فائدہ دے گی جس نے دنیا میں "رحمن" سے تعلق جوڑا ہو۔

شرک اور اولاد کا جھوٹا تصور:

اللہ کے لیے اولاد کا تصور انتہائی سنگین ہے؛ کائنات اس سے لرز اٹھتی ہے۔

اللہ غنی ہے، کسی اولاد یا شریک کا محتاج نہیں۔

عبرت و انجام:

سابقہ قوموں کی ہلاکت عبرت ہے۔ منکرین کی ضد، جہالت اور وقت پر نادم نہ ہونا ان کی تباہی کا سبب ہے۔

آخر میں سوالیہ انداز میں دعوتِ فکر: کیا وہ اس سے نصیحت لیں گے؟